مرتبہ
مولانا عمران رضا عطاری مدنی
شعبہ: اختصاص فی الحدیث، مرکزی جامعۃ المدینہ، ناگپور

وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتیِ اعظم ہند جگر گوشہِ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ شاہ **مفتی اختر رضا خان** قادری ازہری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر مختصر اور جامع رسالہ بنام

فیضان تاج الشریعہ

مولانا عمران رضا عطاری مدنی

تخصص فی الحدیث، دعوت اسلامی انڈیا

پیشکش

مکتبہ حامدیہ بنارس

فہرست

انتساب

سیدی و مرشدی امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے نام جنہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پابند بنا دیا۔ وہ مسلمان جو غیر مسلموں کے رسم ورواج کے مطابق نہ صرف زندگی گزارتے تھے بلکہ اس پر فخر کرتے تھے، ان مسلمانوں نے نہ صرف اپنی اصلاح کی بلکہ پوری دنیا کی اصلاح میں مصروف عمل ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

سیِّدُ الْمُرسَلین، خاتَمُ النَّبِیّین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔"

(مسند ابی یعلٰی، ج:۱۱، ص:۳۸۰، الحدیث:٦٤٩٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تعارف تاج الشریعہ

مرجع العلماء، سلطان الفقہاء قاضی القضاء، تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم علمی وروحانی خانوادے کے چشم و چراغ تھے آپ کے علم و عمل، زہد و تقویٰ اور حسن و جمال کا ایک عالم معترف ہے، آپ نے اپنی ۷۵ سالہ بے حد مصروف زندگی میں جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں وہ رہتی دنیا تک یاد کیے جائیں گے آپ کا قلم ۵۵ سال سے زیادہ چلا آپ نے اردو، عربی انگلش زبان میں ہزاروں فتاوے

لکھیں جب جب ضرورت پیش آئی تب تب آپنے علم و تحقیق کے دریا بہائیں کبھی کوئی کتاب کبھی کوئی رسالہ تو کبھی کوئی تحقیقی مقالہ و مضمون قوم کو عطا کیا۔ بے شمار کفار اور بد مذہب آپ کے دست حق پرست پر تائب ہو کر مسلک اعلیٰ حضرت پر چل پڑے، آپ کے وعظ و نصیحت سے بے شمار بے عمل با عمل ہو کر سنت کے پیکر بن گئے، اس طرح مختلف جہات سے آپ نے دین و سنت کی خدمات پیش کی ہیں، بلکہ آپ کی زندگی کا مقصد ہی دین کی خدمت، مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت تھی جیسا کہ آپ ایک شعر میں فرماتے ہیں:

جہاں میں عام پیغامِ شہِ احمد رضا کردیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدیدِ وفا کردیں

نام و نسب اور ولادت:

دستور خاندان کے مطابق آپ کا نام محمد رکھا گیا، حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کا نام محمد ابراہیم رضا ہے اس نسبت سے آپ کا نام اسمٰعیل رضا تجویز ہوا، عرفی نام اختر رضا ہے اسی نام مشہور ہیں۔ اختر تخلص ہے۔

شجرہ نسب یہ ہے: اختر رضا بن ابراہیم رضا بن حامد رضا بن امام اہلسنت امام

احمد رضا خان بن مفتی نقی علی خان رحمھم اللہ تعالیٰ۔

آپ کی ولادت مرکز عقیدت و محبت بریلی شریف محلہ سوداگران میں ۱۴ ذی قعدہ / ۱۳۶۱ھ / ۲۳ نومبر ۱۹۴۲ء بروز منگل ہوئی۔

(حضور تاج الشریعہ حیات وخدمات، ص:۲۸، مطبوع مع فتاویٰ تاج الشریعہ)

تعلیم وتربیت:

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جب چار سال چار ماہ چار دن ہوئی تو والد ماجد نے رسم بسم اللہ کا اہتمام کیا جس میں آپ کے مرشد گرامی اور نانا جان مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور تسمیہ خوانی کرائی۔

والدہ ماجدہ سے ناظرہ کیا اور ابتدائی کتب خود والد نے پڑھائیں۔ اس کے بعد دار العلوم منظر اسلام میں داخلہ کرادیا۔ محنت و لگن کے ساتھ مروجہ درس نظامی کی تکمیل یہیں کی۔

(حضور تاج الشریعہ حیات وخدمات، ص:۲۸، مطبوع مع فتاویٰ تاج الشریعہ)

نحو میر، میزان ومنشعب، وغیرہ سے ہدایہ آخرین تک کتابیں یہیں کے اساتذہ کرام سے پڑھیں۔ تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی کی ابتدائی کتب پہلی فارسی، دوسری فارسی، گلزارِ دبستاں، گلستاں اور بوستاں منظر اسلام کے استاذ حافظ انعام خاں تسنیم حامدی بریلوی سے پڑھی۔ ۱۹۵۲ء میں ایف

آر اسلامیہ انٹر کالج میں داخلہ لیا۔ جہاں پر ہندی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔

مزید حاصل علم کے لیے والد کی خواہش اور لوگوں کے اصرار پر آپ نے ۱۹۶۳ء میں مشہور یونیورسٹی جامعۃ الازہر، قاہرہ مصر تشریف لے گئے، کلیہ اصول الدین مین داخلہ لیا اور دین کے اصول قرآن و احادیث پر ریسرچ فرمائی اور عربی ادب کو مضبوط کیا۔

۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۶ء میں کلیہ اصول الدین قسم التفسیر والحدیث کی تکمیل فرمائی اس شعبہ میں آپ نے اول پوزیشن حاصل کی۔ سالانہ امتحان میں معلومات عامہ کا امتحان تقریری ہوا تھا جس میں ممتحن نے علم کلام سے متعلق سوال کیا اس میں آپ کے ہم سبق طلبہ جواب نہ دے سکے، ممتحن نے سوال دوہرا کر آپ کی طرف دیکھا اور جواب طلب کیا پھر آپ نے اس کا شاندار جواب دیا ممتحن صاحب نے پوچھا آپ شعبہ تفسیر و حدیث کے متعلم ہیں پھر بھی علم کلام میں یہ گہرائی ہے؟ تب حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: میں نے دارالعلوم منظر اسلام (بریلی شریف) میں علم کلام پڑھا ہے۔ آپ کے علمی جواب سے وہ بہت متاثر ہوئے اور آپ کو ہم سبق طلبہ میں سب سے زیادہ نمبر دیے۔ رزلٹ کے بعد آپ کو اول نمبر پر آنے کی وجہ

سے مصر کے صدر جناب کرنل جمال عبد الناصر صاحب نے بطور تمغہ ایوارڈ دیا اور بی۔اے کی سند عطا کی۔

(کرامات تاج الشریعہ ص:۲۳، ۲۲،)

مصر میں دورانِ تعلیم ہی والد بزرگوار مولانا ابراہیم رضا خاں علیہ الرحمہ کا وصال ہو گیا خبر ملتے ہی بے چین و بے قرار ہو گئے اور یہ اشعار کہے:

ہم کو بن دیکھے تمہیں اب کیسے چین آئے حضور
تم شکیب اقربا تھے شاہ جیلانی میاں

صبر وتسلیم و رضا کی اب ہمیں توفیق دے
تیرے بندے اے خدا تھے شاہ جیلانی میاں

شور کیسا ہے یہ بر پا غور سے اختر سنو
پرتوِ احمد رضا تھے شاہ جیلانی میاں

لیکن آپ کے پائے ثبات نہ ڈگمگائے اور صبر کے ساتھ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور تعلیم پوری کرنے کے بعد انڈیا واپس آئے۔

(حضور تاج الشریعہ حیات وخدمات، ص:۳۲، مطبوع مع فتاویٰ تاج الشریعہ)

مشہور اساتذہ:

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن علماے کرام سے اکتسابِ فیض فرمایا ان میں سے چند علما کے نام درج ذیل ہیں:

- حضور مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خان جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ
- بحر العلوم حضرت مفتی افضل حسین مونگیری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
- صدر العلما مفتی محمد تحسین رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت مولانا محمد احمد جہانگیر خاں اعظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ الحدیث و التفسیر شیخ محمد سماحی جامعہ ازہر مصر رحمۃ اللہ علیہ
- استاذ الحدیث مولانا شیخ عبد الغفار قاہرہ مصر رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ الادب حضرت مولانا عبد التواب مصری رحمۃ اللہ علیہ

(حضور تاج الشریعہ حیات و خدمات، ص:۳۳، مطبوع مع فتاویٰ تاج الشریعہ)

مختلف علوم وفنون میں مہارت

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل تھی جس جہت کے اعتبار سے اپنی شخصیت کو دیکھا جائے یکتائے روزگار نظر آتے ہیں۔ فقہ میں سلطان الفقہا اور فقیہ اعظم، فن تفسیر میں

سراج الفقہا، حدیث میں فخر المحدثین و شیخ الحدیث، طریقت میں شیخ طریقت وغیرہ کے منصب پر فائز نظر آتے ہیں۔ علوم و فنون کی تفصیل یہ ہے: (۱) علوم قرآن۔(۲)اصول تفسیر۔(۳)علم حدیث۔(۴)اصول حدیث۔(۵) اسماء الرجال۔(۶)فقہ حنفی۔(۷)فقہ مذاہب اربعہ۔(۸)اصول فقہ۔(۹) علم کلام۔(۱۰)علم صرف۔(۱۱)علم نحو۔(۱۲)علم معانی۔(۱۳)علم بدلی۔(۱۴)علم بیان۔(۱۵)علم منطق۔(۱۶)علم فلسفہ قدیم و جدید۔(۱۷)علم مناظرہ۔(۱۸)علم الحساب۔(۱۹)علم ہندسہ۔(۲۰)علم ہیئت۔(۲۱)علم تاریخ۔(۲۲)علم مربعات۔(۲۳)علم عروض و قوافی۔(۲۴)علم تکسیر ۔(۲۵)علم جفر۔(۲۲)علم فرائض۔(۲۷)علم توقیت۔(۲۸)علم تقویم۔ (۲۹)علم تجوید و قراءت۔(۳۰)علم ادب (نظم و نثر عربی نظم و نثر فارسی نظم و نثر انگریزی، نثر ہندی نظم و نثر اردو)۔(۳۱)علم زیجات۔(۳۲)علم خطاطی ۔(۳۳)علم جبر و مقابلہ۔(۳۴)علم تصوف۔(۳۵)علم سلوک۔(۳۶)علم اخلاق۔

(حضور تاج الشریعہ حیات و خدمات، ص:۴۰، مطبوع مع فتاویٰ تاج الشریعہ)

تاج الشریعہ کا قوت حافظہ

تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے ذہانت و فطانت اور قوت

حافظہ کے مالک تھے۔ اور عربی ادب کے دلدادہ تھے۔ جامعہ ازہر مصر میں داخلہ کے بعد آپ کی جامعہ کے اساتذہ اور تلامذہ سے گفتگو ہوئی تو آپ کی بے تکلف فصیح وبلیغ عربی گفتگو سن کر محو حیرت ہو جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک عجمی النسل ہندوستانی، عربی النسل اہل علم حضرات سے گفتگو کرنے میں کوئی تکلف محسوس نہیں کرتا۔ واقعی قابل حیرت بات ہے۔

فتویٰ نویسی

پیارے اسلامی بھائیو! فتویٰ نویسی ایک مشکل ترین کام ہے، جسے احسن انداز میں وہی نبھا سکتا ہے جسے علم فقہ کے ساتھ دیگر فنون میں مہارت حاصل ہو۔ مفتیِ دعوت اسلامی مفتی فضیل رضا عطاری دام ظلہ لکھتے ہیں:

فتوی زبانی، لکھ کر اور اشارہ سے تینوں طرح دیا جاتا ہے۔ اگر چہ زیادہ تر فتوی کا تعلق پہلی دو قسموں سے ہوتا ہے مگر ہاتھ یا سر کے اشارہ سے فتوی دینا بھی جائز ہے، جیسا کہ بخاری شریف، کتاب العلم میں امام بخاری نے ایک ترجمۃ الباب ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

بَابُ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

اس شخص کے بارے میں باب جس نے ہاتھ اور سر کے اشارے سے فتوی دیا) اور اس کے تحت چند احادیث مبارکہ بطور دلیل درج فرمائی ہیں

جن سے واضح ہوتا ہے کہ مفتی اشارے سے بھی فتوی دے سکتا ہے، اسی لیے آپ نے اس مسئلہ کو باب کا عنوان بنایا ہے۔ شامی وغیرہ کتب فقہ کی کتاب القضامیں بھی اس بات کی تصریح موجود ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تفہیم میں کسی قسم کی کمی نہ رہ جائے اور سائل کی غلط فہمی کا اندیشہ نہ ہو۔

فتوی دینے کی یہ صورت سب سے کم پائی جاتی ہے، بہت واضح مسئلہ ہو اور ہاں یا نہ میں اس کا جواب دیا جاسکے اور اشارہ کفایت بھی کرے تو اس پر اکتفاء کیا جاسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ قسم عام طور پر معروف نہیں ہے اور فتویٰ کا لفظ سنتے ہی ذہن اس جانب سبقت نہیں کرتا مگر اس کے باوجود تین صورتوں میں سے ایک صورت اپنی جگہ پر ضرور ہے۔

دوسری صورت یعنی سائلین کو مفتیان کرام کا زبانی جواب دینا کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ وقوع کے اعتبار سے سب سے زیادہ زبانی فتاوی ہی صادر کیے جاتے ہیں، اس کے لیے مفتی کا خوب ماہر، تجربہ کار اور محتاط ہونا ضروری ہے ورنہ جلد بازی احتیاط نہ کرنے، سائل اور جو دیگر سننے والے ہیں ان کے احوال و مزاج کو مد نظر نہ رکھنے کی وجہ سے جواب میں غلطی، یا جواب سے غلطی فہمی پیدا ہو سکتی ہے، یوں ہی شر پسند عناصر اس سے ناجائز فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں۔

تیسری صورت تحریر افتوی دینے کی ہے اور ان تین صورتوں میں سب سے زیادہ اہمیت و افادیت بھی اسی قسم کو حاصل ہے، کیوں کہ تحریری فتاوی کا فائدہ صرف سائل ہی کو نہیں ہوتا بلکہ بھرپور اور بار بار اشاعت کی صورت میں عوام و خواص بلکہ آنے والے فقہاء سب ہی اس سے مستفید ہوتے ہیں، یونہی ہم عصر اور بعد میں آنے والے فقہاء پہلے سے موجود تحریری فتاوی کا تنقیدی جائزہ لیتے رہتے ہیں اور ان میں اگر کوئی اصلاح کا پہلو موجود ہو تو اس کی نشاندہی کر دیتے ہیں، نیز فتوی از روے شریعت غلط ہو، یا دینے والا اس کا اہل نہ ہو تو تساہل برتے بغیر دینی احکام اور شریعت کی بالا دستی کے لیے اس کے اظہار و اعلان سے پیچھے نہیں رہتے، یوں مفتی معتمد ہے یا غیر معتمد؟ اس کی بھی پہچان ہو جاتی ہے اور فقہی ذخیرہ میں قابل قدر اضافہ بھی ہوتا ہے۔

(فتویٰ نویسی کا تعارفی جائزہ، ص:۱۴،۱۳)

اگر ہم چار جانب نظر کریں تو اس فن کے ماہرین بہت کم نظر آتے ہیں، انھیں میں ماضی قریب کی ایک عظیم علمی و روحانی شخصیت جنھیں اپنے دور کا فقیہ اعظم کہا جائے تو شاید بے جا نہ ہو گا، وہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہے، جنھوں نے تینوں انداز پر فتویٰ نویسی کا م سر انجام دیا، زبانی

جوابات تو بے شمار دیے ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں، تحریری فتاویٰ دیکھنے ہوں تو ہمارے درمیان ۱۰ جلدوں پر مشتمل فتاویٰ تاج الشریعہ موجود ہے جسے پڑھ کر حضرت کے فقہی مقام کو سمجھا جاسکتا ہے۔

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ جب جامعہ ازہر سے لوٹ آئے تو درس کے ساتھ افتانویسی کا بھی آغاز کیا۔ چناں چہ ۱۹۶۶ء ہی میں ایک استفتا کا شاندار یہ استفتا مرکز اسلام مدینہ المنورہ سے آیا تھا۔ طلاق، نکاح، میراث پر مشتمل تھا۔ جواب لکھنے کے بعد حضرت نے پہلے بحر العلوم حضرت مفتی سید افضل حسین مونگیری صاحب کو دکھایا، انہوں نے دیکھنے کے بعد تحسین کی اور کہا کہ مولانا اسے اپنے نانا جان مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا صاحب کو دکھایئے! حضرت نے اسے اپنے شیخ و استاذ، نانا محترم کو دکھایا۔ نانا صاحب نے دلائل و براہین سے مزین فتویٰ کو دیکھ کر مسرت کا اظہار کیا اور صدائے تحسین بلند کی۔ حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس کے بعد مفتی اعظم ہند کی چاہت اور توجہ ہوئی۔

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ خود اپنی فتویٰ نویسی کی ابتدا کے بارے میں لکھتے ہیں:

میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم ہند) سے داخل سلسلہ ہو گیا

ہوں۔ جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے اپنی دلچسپی کی بنا پر فتوی کا کام شروع کیا۔ شروع شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتیان کرام کی نگرانی میں یہ کام کرتا رہا۔ اور کبھی کبھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر فتوی دکھایا کرتا تھا، کچھ دنوں کے بعد اس کام میں میری دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا، حضرت کی توجہ سے مختصر مدّت میں اس کام میں مجھے وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہ ہوتا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ تین زبانوں عربی، انگریزی، اُردو میں فتوے لکھتے، غالباً ہندوستان کے تنہا مفتی تھے جو تینوں زبانوں پر یکساں عبور رکھتے تھے۔ حضرت نے اپنی ملکیت و نگرانی میں ایک ماہنامہ بنام سنی دنیا۱۹۸۳ء میں جاری کیا۔ جس میں مستقل ایک کالم باب الاستفتا کے نام سے ہے، اس میں چار یا پانچ صفحات فتاویٰ کے لیے مختص ہیں۔ اس کے علاوہ ہر جمعرات ازہری گیسٹ ہاؤس کے ہال میں بعد مغرب تا عشا بیٹھتے، جہاں شہر و بیرون شہر کے افراد کثرت سے آکر سوالات دریافت کرتے۔ حضرت ان کے زبانی جوابات دیتے۔ جمعہ کے دن بعد نماز مغرب یا بعد نماز عشا شہر بریلی کے مختلف مساجد میں بھی سوال وجواب کا پروگرام جاری رہتا۔

(حضور تاج الشریعہ حیات وخدمات، ص:۳۷،۳۶، مطبوع مع فتاویٰ تاج الشریعہ)

فقہی مقام

حضور تاج الشریعہ کے بارے میں شہزادۂ صدرالشریعہ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مد ظلہ العالی فرماتے ہیں:

حضور تاج الشریعہ کا وجود اس زمانے میں ہم سب کے لیے اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ دور حاضر میں امام اہلسنت کی جلوہ آرائی کا نمونہ ہمیں آپ کے وجود مسعود میں صاف نظر آرہا ہے۔ احکام شرعیہ بتانے میں اپنی مدح سرائی سننے کا حرص ہے اور نہ ہی بد مذہبوں وحاسدوں کی طرف سے طعن تشنیع کا خوف بلکہ مرکزی دارالافتاء سے وہی فیض آج بھی ہمیں مل رہا ہے جس کی امید ہمیں اس سے وابستہ تھی۔ اس کی قیمت پر اس عظیم قلم نے نہ کل سودہ کیا تھا اور نہ آج۔ مذہبی لباس میں آنے والے احکام و عقائد کے رہزنوں کو کل بھی یہاں سے مایوس لوٹنا پڑا تھا اور آج بھی وہی مایوسی ان کا مقدر ہے۔ آپ کی بابرکت ذات کے "جلوہ گاہ رضا" ہونے پر آپ کی فقہی ژرف نگاہی شاہد عدل ہے۔

مثال کے طور پر "چلتی ٹرین میں نماز" کے مسئلہ پر ہی غور فرمانے پر ہر ایک با ایمان با انصاف ذہن و فکر مچل کے کہتا ہوا نظر آتا ہے کہ تاج

الشریعہ ،افقہ الفقہا، جلوہ گاہ رضا کہلانے کا مستحق یہی تو ہے۔

مفتی اعظم راجستھان حضرت علامہ مفتی اشفاق حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری (رحمۃ اللہ علیہ) ماشاء اللہ علم و فضل، زہد و تقوی و تدوین میں یکتاے روز گار ہیں علم و فضل، فقہ و تفقہ عربی زبان وادب کی مہارت و حذاقت اور زہد و تقویٰ، تصوف و تصلب في الدين اور استقامت علی الشریعہ میں الولد سر لابیہ کے تحت سیدنا اعلی حضرت ،حضرت حجۃ الاسلام و حضرت مفتی اعظم ہند (رضی اللہ تعالی عنہم) کے عکس جمیل ہیں گلزار رضویت کے ایسے شگفتہ گل ہیں جن کے علم وفضل اخلاص وللّٰہیت ، خوف وخشیت علم و تدبر اور فقہ وبصیرت کی خوشبو سے پوری دنیاے سنیت معطر و مشکبار ہے۔ دین وسنیت و مسلک اعلی حضرت کے ایسے روشن مینارہ ہیں جس کی تابشوں اور ضیا پاشیوں سے پوری دنیائے سنیت روشن ہے۔

حضرت علامہ مفتی اختر حسین علیمی صاحب لکھتے ہیں:

آپ کی ہمہ جہت شخصیت ایک ایسا صاف و شفاف - آئینہ ہے جس میں علوم و معارف کے ہزاروں جلوے نظر آتے ہیں آپ بیک وقت محدث،

مفسر، شارح بخشی، متکلم، اصولی محقق، مصنف، مترجم، مدرس، ناقد، ادیب، شاعر، سیاح، مرشد، خطیب مفتی اور فقیہ جیسے اوصاف و کمالات کے جامع اور حامل ہیں۔ مگر ان تمام خوبیوں میں تفقہ فی الدین اور فتاوی نگاری آپ کا امتیازی وصف ہے جو آپ کو رب قدیر کے خزانہ عامرہ سے خوب خوب عطا کیا گیا ہے۔ (فتاویٰ تاج الشریعہ کو دیکھ کر) آپ کی فقہی بصیرت اور علم فتاوی میں گیرائی و گہرائی، تیقظ و بیدار مغزی اور فقہی جزئیات کے استحضار کی جھلک ماتھے کی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے اور فقہ و فتاوی میں آپ کی جامعیت اور عظمت و رفعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو فیض رب قدیر سے حفظ و تیقظ، وسعت نظر و فکر اور فقہی استحضار کی ایسی عظیم دولت ملی ہے کہ عصر حاضر میں جس کی نظیر نہیں ملتی۔ عرصہ سے کتب بینی بند ہونے کے باوجود کسی مسئلہ پر گفتگو بڑی برجستہ اور دلائل و شواہد سے مزین ہوتی ہے فقہی جزئیات پر دسترس اور ارشادات ائمہ کا احاطہ بزم دانش میں بیٹھنے والوں پر خوب ظاہر ہے۔

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:۳۳۰)

علم فقہ میں وسیع پیمانے پر مطالعہ

مبلغ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی صاحب فرماتے

ہیں:

آپ (تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ) کی ذات پوری جماعت اہل سنت ہے لیے مرجع کی حیثیت رکھتی ہے ، تفقہ فی الدین میں جو وراثت آپ کو حاصل ہے یکتائے زمانہ ہیں، فقہی جزئیات نوک زبان رہتے ہیں۔

ایک بار جب آپ جمشید پور میں تشریف لے گئے تھے، جناب علیم الدین صاحب کے مکان پر رونق افروز تھے کہ ایک استفتا آیا، آپ نے فوراً اس کا جواب ارقام فرمایا اور متعدد فقہی عبارات سے بھی مزین فرمایا، اور دستخط کر کے حوالہ کر دیا۔ جب کہ کوئی کتاب سامنے نہ تھی۔

درس و تدریس:

تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں ازہری رحمۃ اللہ علیہ ہو ۱۹۶۷ء میں دار العلوم منظر اسلام میں درس و تدریس کی پیش کش کی گئی آپ نے اس دعوت کو قبول فرمالیا۔ اور یوں تدریس کا سلسلہ شروع ہو گیا درس نظامی کی بڑی بڑی اہم اہم کتابوں کا آپ درس دیتے حتی کہ آپ کے برادر اکبر مولانا ریحان رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۷۸ء میں آپ کو صدر المدرسین کا عہدہ دیا۔ اس عہدے کے ساتھ "رضوی دار الافتاء" کے نائب مفتی بھی رہے۔ یوں خلوص و للّٰہیت کے ساتھ اپنے فرائض منصبی انجام دیتے رہے

تدریس کا عرصہ ۱۲سال پر مشتمل ہے۔

پھر مختلف تبلیغی دوروں کی وجہ سے با قاعدہ تدریس کا سلسلہ رک گیا۔ بعد میں آپ نے گھر سے ہی درس قرآن، درس بخاری وغیرہ دینا شروع کیا۔ پاک وہند کے مختلف شہروں میں قائم دار العلوم میں افتتاح بخاری اور ختم بخاری کے لیے آپ کو بلایا جاتا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کا با قاعدہ اہتمام فرماتے۔

جامعۃ الرضا، بریلی شریف میں ہر سال افتتاح تعلیم ہے موقع سے بیضاوی شریف، بخاری شریف اور طحاوی شریف کا درس دے کر جامعہ کا تعلیمی افتتاح کرتے نیز ختم بخاری بھی کراتے تھے۔

تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ مرکزی دار الافتا میں تربیت افتا لینے والے طلبہ کو بخاری، مسلم شریف، شرح عقود رسم المفتی، الاشباہ والنظائر، فواتح الرحموت، رد المحتار علی الدر المختار، بدائع الصنائع، انکی الاعلام وغیرہ کتب کا درس دیتے تھے۔ تدریب الافتا کے مسائل کی اصلاح بھی فرماتے تھے۔ ۲۰۰۴سے کئی سال تک مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا بریلی شریف میں منتہی طلبہ اور تربیت افتا حاصل کرنے والے طلبہ کو درس بھی دیا۔

ارادت وخلافت

حضور تاج الشریعہ کو بچپن ہی میں مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کر لیا تھا اور تقریباً بیس سال بعد میلاد شریف کی محفل میں خلافت و اجازت عطا فرمائی۔

مزید آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا شاہ سید آل مصطفی برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا برہان الحق جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ اور والد ماجد مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا رحمۃ اللہ علیہ نے تمام سلاسل کی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ ان کے علاوہ حضور قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضور احسن العلما سید مصطفی حیدر برکاتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:۱۴۹)

حضور تاج الشریعہ علماومشائخ کی نظر میں

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ جس طرح مریدین و متوسلین، اکابر واصاغر کے درمیان محبوب و مشتاق نظر تھے اس طرح اماثل و اکابر علماو مشائخ بھی آپ کو علم و فضل، زہد و تقوی، اخلاص و استغناء، حزم واحتیاط کا پیکر اور

تحقیقات و تدقیقات کے میدان کا عظیم شہسوار تسلیم کرتے تھے۔ اس کا ثبوت مندرجہ ذیل شواہد سے ملتا ہے:

تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند

اختر میاں! اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں۔ یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ اب تم اس کام کو انجام دو۔ میں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔لوگوں سے مخاطب ہو کر مفتی اعظم نے فرمایا:

آپ لوگ اب اختر میاں سلمہ سے رجوع کریں انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشیں جانئیں۔

قطب مدینہ علامہ مفتی ضیاء الدین مدنی

مجھے میرے مرشد حضور اعلی حضرت نے سے جو کچھ ملا ان خانوادے کے شہزادے مولانا ابراہیم رضا خان، مولانا ریحان رضا خان اور مولانا اختر رضا خان کو عطا کردیا۔

حضور مجاہد ملت

آپ کے پاس ایک صاحب کی والدہ مرید ہونا چاہتی تھی تو آپ نے فرمایا: "میاں! سرکار اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے شہزادے حضرت ازہری میاں کی موجودگی میں ایسا کیسے ہو سکتا ہے انھیں سے کروائیے۔

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:۵۹۹)

حضور شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی

حضرت مفتی اعظم ہند کو اپنی زندگی کے آخری پچیس سالوں میں جو مقبولیت و ہر دل عزیزی حاصل ہوئی وہ آپ کے وصال کے بعد ازہری میاں کو بڑی تیزی کے ساتھ ابتدائی سالوں ہی میں حاصل ہوگئی اور بہت جلد لوگوں کے دلوں میں ازہری میاں نے اپنی جگہ بنالی۔

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:٦٠٠)

رئیس القلم علامہ ارشد القادری

اللہ تعالی نے حضور ازہری میاں کو زبردست مقبولیت دی ہے، ایسی مقبولیت تو دیکھنے میں نہ آئی؟ دیکھو تو سہی کہ ازہری میاں کو مختلف جگہ پروگرام میں جانا تھا کہ رانچی ائیر پورٹ پر اترے پھر بذریعہ کار فلاں جگہ پہنچنا تھا مگر رانچی میں ان سے ملنے کے لیے ہزاروں میکشوں کی بھیڑ جمع ہوگئی تھی جب کہ رانچی میں رکنا نہ تھا، صرف وہاں سے گزرنا تھا مگر آناًفاناً اتنے لوگوں کا اکٹھا ہو جانا بڑی بات ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دوسری مخلوق لوگوں کے کانوں تک بات پہنچادیتی ہے اور آناًفاناً سب جمع ہو جاتے ہیں۔

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:٦٠٠)

علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی

آپ المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد کے ترجمہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

حضرت تاج الشریعہ نے ان اہم مباحث کا سلیس اردو زبان میں ایسا برجستہ ترجمہ فرمایا ہے کہ ترجمہ ہی سے مفہوم واضح ہو جاتا ہے کہ اس کے باوجود جابجا پیچیدہ مسائل کی ایسی عقدہ کشائی کی ہے کہ بے اختیار زبان سے نکل پڑتا ہے یہ اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کے فیض سے تاج الشریعہ کا خاصہ ہے۔

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:۲۰۰)

ڈاکٹر اشرف آصف جلالی

اس خاندان (رضا) کے علمی کمال کا ایک جہاں کو اعتراف ہے بالخصوص جامع معقول و منقول، صاحب تحقیق و تدقیق منبع رشد و ہدایت، امام العصر شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری (رحمۃ اللہ علیہ) کی شخصیت علوم و معارف رضا کے لیے ایک آئینہ کی حیثیت رکھتی ہے اور علم و عمل کے لحاظ سے معیاری گردانی جاتی ہے آپ کو متعدد زبانوں پر دسترس حاصل ہے۔ اس لیے آپ کی تبلیغی کاوشوں پر بڑے دور رس نتائج و فوائد مرتب ہوئے ہیں۔

شیخ الحدیث علامہ ابو النصر منظور احمد شاہ

حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب خاندان اعلیٰ حضرت کے فاضل محقق ہیں جن کے فیضان سے ایک زمانہ مستفید و مستفیض ہو رہا ہے۔

(حضور تاج الشریعہ حیات وخدمات، ص:۲۳، مطبوع مع فتاویٰ رضویہ)

عشق رسول ﷺ

بنیادی طور پر نعت گوئی کا محرک عشق رسول ہے اور شاعر کا عشق رسول جس عمق یا پائے کا ہو گا اس کی نعت بھی اتنی ہی پر اثر و پر سوز ہو گی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت ﷺ کے عشق رسول نے ان کی شاعری کو جو امتیاز و انفرادیت بخشی اردو شاعری اس کی مثال لانے سے قاصر ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری کا اعتراف اس سے بڑھ اور کیا ہو گا کہ آج آپ دنیا بھر میں امام نعت گویاں کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔ امام احمد رضا کی اس طرز لاجواب کی جھلک آپ کے خلفاو متعلقین اور خاندان کے شعرا کی شاعری میں نظر آتی ہے۔ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو خاندان اور خصوصاً اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے جہاں اور بے شمار کمالات ورثہ میں ملے ہیں وہیں موزونی طبع، خوش کلامی، شعر گوئی اور شاعرانہ ذوق بھی ورثہ میں ملا ہے۔

آپ کی نعتیہ شاعری سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی

گہرائی و گیرائی، استاد زمن کی رنگینی و روانی، حجۃ الاسلام کی فصاحت و بلاغت، مفتی اعظم کی سادگی و خلوص کا عکس جمیل نظر آتی ہے۔ آپ کی شاعری معنویت، پیکر تراشی، سرشاری و شیفتگی، فصاحت و بلاغت، حلاوت و ملاحت، جذب و کیف اور سوز و گداز کا نادر نمونہ ہے۔

علامہ عبد النعیم عزیزی رقم طراز ہیں: ”حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب اختر (رحمۃ اللہ علیہ) کے ایک ایک شعر کو پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حسن معنی حسن عقیدت میں ضم ہو کر سرمدی نغموں میں ڈھل گیا ہے۔ زبان کی سلاست اور روانی، فصاحت و بلاغت، حسن کلام، طرز ادا کا بانکپن، تشبیہات و استعارات اور صنائع لفظی و معنوی سب کچھ ہے گویا حسن ہی حسن ہے، بہار ہی بہار ہے اور ہر نغمہ وجہ سکون و قرار ہے۔

حضرت علامہ بدرالدین احمد قادری، سیدنا اعلیٰ حضرت کی شاعری سے متعلق تحریر فرماتے ہیں: ”آپ عام ارباب سخن کی طرح صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے بلکہ جب پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یاد تڑپاتی اور درد عشق آپ کو بے تاب کرتا تو از خود زبان پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے اور یہی اشعار آپ کی سوزش عشق کی تسکین کا سامان بن جاتے۔

بعینہ یہی حال حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، جب یاد مصطفی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم دل کو بے چین کر دیتی ہے تو بے قراری کے قرار کی صورت نعت ہوتی ہے۔

آپ نے اپنی شاعری میں جہاں شرعی حدود کا لحاظ رکھا ہے وہیں فنی و عروضی نزاکتوں کی محافظت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیا اور ادب کو خوب برتا، استعمال کیا، سجایا، نبھایا تاکہ جب یہ کلام تنقید نگاروں کی چمکتی میز پر قدم رنجہ ہو تو انہیں یہ سوچنے پر مجبور کر دے کہ فکر کی یہ جولانی، خیال کی یہ بلند پرواز تعبیر کی یہ ندرت عشق کی یہ حلاوت واقعی ایک کہنہ مشق اور قادر الکلام شاعر کی عظیم صلاحیتوں کی مظہر ہے۔ فن شاعری، زبان و بیان اور ادب سے واقفیت رکھنے والا ہی یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ حضرت اختر بریلوی کے کلام میں کن کن نکات کی جلوہ سامانیاں ہیں، کیسے کیسے حقائق پوشیدہ ہیں، کلمات کی کتنی رعنائیاں پنہاں ہیں اور خیالات میں کیسی وسعت ہے؟

آپ کا کلام اگرچہ تعداد میں زیادہ نہیں ہے لیکن آپ کے عشق رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا مظہر، شرعی قوانین کی پاسداری کی شاندار مثال ہے، آپ کے اسلاف کی عظیم وراثتوں کا بہترین نمونہ اور اردو شاعری خصوصاً صنف نعت میں گرانقدر اضافہ بھی ہے۔

(نغماتِ اختر، ص:۳۳)

حضور تاج الشریعہ کا حسن اخلاق

اچھے اخلاق ہونا ہر طبقے اور ہر مذہب میں پسند کیا جاتا ہے۔ اچھے اخلاق کا معنی ہے کہ لوگوں سے اچھے انداز میں پیش آنا، اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہچانا، دوسروں کی تکلیف پر صبر کرنا۔ لوگوں سے مسکرا ملنا وغیرہ۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان لوگوں میں سے سب بہتر (اچھا) وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

(المصنف—ابن اَبي شيبة، ج:۵، ص:۲۱۰، رقم الحدیث:۲۵۳۱۷، دار التاج—لبنان)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِخُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ. بے شک مؤمن بندہ اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے والے، رات میں قیام کرنے والے کے مرتبے کو پالیتا ہے۔

(صحیح ابن حبان، ج:۱، ص:۴۹۲، رقم الحدیث: دار ابن حزم—بیروت)

امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن اخلاق دین کا شعار ہے۔

(التیسیر، ۱/۶۸۵)

ہر شخص اپنے شعار اور نشانی سے پہچانا جاتا ہے جیسے مسلمان نماز سے پہچانا جاتا ہے، کفار ٹیکا، زنار، بالوں کی چوٹی وغیرہ سے پہچانے جاتے کہ فلاں کافر ہے۔ دین کا شعار حسن اخلاق ہے۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے شعار

کو ہر وقت لازم جانیں۔ کسی سے بھی ملنا ہو، بات کرنا اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔ حسن اخلاق سے ہی لوگوں کا دل جیتا جاسکتا ہے جس کے اخلاق برے ہوں بولنے کا طریقہ معلوم نہ ہو ایسے لوگوں کے قریب جانا بھی پسند نہیں کیا جاتا۔

اللہ تعالی نے جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ کو جہاں علم و عمل سے نوازا وہیں آپ کو حسن سیرت اور اخلاق حسنہ کی دولت بھی عطا فرمائی ہے۔ آپ ایسے خلیق ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ سے ملاقات کے بعد متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے اور بار بار آپ سے ملاقات کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں۔ انہیں حسن سیرت اور اخلاق حسنہ کی صفات سے متصف ہونے کے بعد انسان عظیم مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔ بحمدہ تعالی یہ دونوں صفتیں آپ کی ذات میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ آپ سب کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ آپ کے نزدیک ہر خاص و عام، امیر و غریب، چھوٹا اور بڑا سب یکساں ہے۔ آپ غریبوں اور مسکینوں سے محبت فرماتے ہیں اور سادگی کو پسند کرتے ہیں۔ بچوں سے بہت محبت کرتے ہیں طلبہ مدارس پر خصوصی شفقت فرماتے ہیں جب بھی جامعۃ الرضا میں تشریف لے جاتے ہیں طلبہ کو ملاقات کا موقع فراہم کرتے ہیں اور

انہیں دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ نماز، روزہ اور پابندی شرع کی تاکید فرماتے ہیں آپ کبھی کسی پر غصہ نہیں ہوتے ہیں مگر جب کسی کو خلاف شرع کام کرتے دیکھتے ہیں تو اللہ کے لیے غضبناک ہو جاتے ہیں لیکن پھر پیار و محبت، نرمی اور حسن اخلاق سے سمجھا کر اس کی اصلاح فرمادیتے ہیں۔ آپ ہنس مکھ المنسار، کم سخن اور اکثر ذکر خدا اور سول کرنے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج آپ کی شخصیت پورے عالم اسلام کے لئے منارہ رشد و ہدایت بنی ہوئی ہے۔ اور لوگ آپ کے گرویدہ ہوتے جارہے ہیں۔ گویا آپ نے اخلاق رسول گرامی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے نمونہ عمل بنالیاہے۔

(تجلیات حضور تاج الشریعہ، ص:۱۶۶)

تصانیف و تالیفات

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ تمام تر مصروفیات کے باوجود کتابوں کی تصنیف و حواشی وغیرہ کا کام کرنے نہ دیتے اسی وجہ سے جب ہم آپ کی تصانیف و تالیفات پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں مختلف موضوعات پر آپ کے کتب و رسائل نظر آتے ہیں، تصنیف میں بھی مختلف اقسام کے کام ہیں، مستقل کتاب لکھنا، حاشیہ نگاری، ترجمہ نگاری، شرح یا تعلیقات لکھنا وغیرہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے اندر یہ تمام اوصاف تھے، آپ کو ان تمام

اقسام پر عبور حاصل تھا، آگے تصانیف میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں، شرح، حواشی، ترجمہ وغیرہ کا بھی کام بخوبی انجام دیا ہے۔

ترجمہ نگاری: ترجمہ نگاری ایک مشکل امر ہے ترجمہ کرتے وقت دونوں زبانوں پر مہارت حاصل ہونا اشد ضروری ہے ورنہ ترجمہ ناقص ہونے کے ساتھ ساتھ زبان وبیان کی چاشنی اور ندرت سے محروم ہو جاتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ اردو اور عربی زبانوں پر یکساں دسترس رکھتے ہیں اور دونوں زبان کے نوک وپلک اور ادبیت پر مکمل عبور حاصل ہے یہی سبب ہے کہ ایام علالت میں ہونے کے باوجود سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی کئی کتابوں کا اردو سے عربی زبان میں ترجمہ کر کے امت مسلمہ پر احسان فرمایا تاکہ اہل عرب سیدنا مجدد اعظم کے افکار و نظریات اور ان کی اسلامی تعلیمات سے واقف ہو سکے۔

(تجلیات تاج الشریعہ، ص:۲۱۳)

سر فہرست آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ۶۱ کتب ورسائل جو مستقل آپ نے لکھی یا اس کی تعریب فرمائی ہے اس کے نام درج ذیل ہیں:

• المواھب الرضویہ فی الفتاویٰ الازھریہ

- شرح حدیث نیت
- ہجرت رسول
- آثار قیامت
- سنو چپ رہو
- ٹائی کا مسئلہ
- تین طلاق کا شرعی حکم
- تصویروں کا حکم
- دفاع کنز الایمان
- الحق المبین
- ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی حکم
- القول الفائق بحکم اقتداء الفاسق
- حضرت ابراہیم کے والد تارح یا آزر
- جشن عید میلاد النبی ﷺ
- متعدد فقہی مقالات
- سعودی مظالم کی کہانی اختر رضا کی زبانی
- شرح بخاری شریف

- تراجم قرآن مجید کنز الایمان کی فوقیت
- نوح حامیم کیکر کے سوالات کے جوابات
- الحق المبین عربی
- الصحابۃ نجوم الاھتداء
- شرح حدیث الاخلاص
- سد المشارع علی من یقول الدین یستغنی عن الشارع
- تحقیق ان ابا ابراھیم تارح لاآزر
- نبذۃ حیاۃ الامام احمد رضا
- مرأۃ النجدیۃ بجواب البریلویہ
- حاشیۃ الازھری علی صحیح البخاری
- حاشیۃ المعتقد و المستند
- سفینہ بخشش نعتیہ دیوان
- انوار المنان فی توحید القرآن
- ترجمہ المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد
- ترجمہ الزلال الانقی مع بحر سبقۃ الاتقی
- اھلاك الوھابین علی توھین القبور المسلمین (تعریب)

- شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام (تعریب)
- الھاد الکاف فی حکم الضعاف (تعریب)
- برکات الامداد لاھل الاستمداد (تعریب)
- عطایا القدیر فی حکم التصویر (تعریب)
- تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون (تعریب)
- قوارع القھار فی ردّ المجسمۃ الفجار (تعریب)
- سبحان السبوح (تعریب)
- القمع المبین لاماِل المکابین
- النھی الاکید (تعریب)
- حاجز البحرین (تعریب)
- فقہ الشھنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ (تعریب)
- ملفوظات تاج الشریعہ
- تقدیم تجلیۃ السلم فی مسائل نصف العلم
- ترجمہ قصیدتان رائعتان
- ازھر الفتاوی (انگلش)
- ٹائی کا مسئلہ (انگلش)

- A Just Answer To the Blased Author۔
- Few English Fatawa۔
- فضیلت نسب
- ایک غلط فہمی کا ازالہ
- حاشیہ انوار المنان
- الفردہ فی شرح قصیدۃ البردہ
- رؤیت ہلال
- چلتی ٹرین پر نماز کا حکم
- افضلیت صدیق اکبر وفاروق اعظم
- تعریب فتاوی رضویہ جلد ا
- منحۃ الباری شرح صحیح البخاری

تاج الشریعہ اور یاد مدینہ

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت کرنے والوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز سے محبت ہوتی ہے۔ حضرت تاج الشریعہ نہ صرف عاشق رسول بلکہ عاشق رسول بنانے والے تھے، آپ سے وابستہ ہو کر ہزاروں کے دل عشق رسول سے سرشار ہو گئے، چوں کہ شہر مصطفیٰ مدینہ منورہ کو خاص

نسبت ہے نبی اکرم ﷺ سے، خود ہمارے آقا ﷺ مدینہ منورہ سے حد درجہ محبت فرمایا کرتے تھے تو عاشقان رسول بھی مدینہ منورہ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں، اس جہت سے حضور تاج الشریعہ کی ذات کو دیکھیں تو آپ کو بھی مدینہ منورہ سے انتہا درجے کی محبت تھی، صرف سفینۂ بخشش کو دیکھیں تو معلوم ہو کہ جگہ بہ جگہ محبت مدینہ پر اشعار یہ بتارہے ہیں کہ آپ کو عشق مدینہ کس قدر حاصل تھا۔ فراقِ مدینہ میں آپ فرماتے ہیں:

فرقت طیبہ کی وحشت دل سے جائے خیر سے
میں مدینے کو چلوں وہ دن پھر آئے خیر سے

دل میں حسرت کوئی باقی رہ نہ جائے خیر سے
راہ طیبہ میں مجھے یوں موت آئے خیر سے

میرے دن پھر جائیں یا رب شب وہ آئے خیر سے
دل میں جب ماہِ مدینہ گھر بنائے خیر سے

جب عاشق رسول مدینے جاتا ہے تو اس وقت جو اس کی کیفیت ہوتی ہے وہ ان اشعار میں بیان فرمایا کہ

سنبھل جا اے دل مضطر مدینہ آنے والا ہے
لٹا اے چشم تر گوھر مدینہ آنے والا ہے

قدم بن جائے میرا سر مدینہ آنے والا ہے
بچھوں رہ میں نظر بن کر مدینہ آنے والا ہے

یوں تو حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اردو اور عربی میں کئی کلام لکھے ہیں مگر جو یاد مدینہ میں تڑپا دینے والا کلام آپ نے لکھا کہ جس کو پڑھنے اور سننے والا اشک بار اور یادِ مدینہ میں بے قرار ہو جاتا ہے، دل میں ہجر و فراق کا سمندر موجزن ہو جاتا ہے، جس کا پہلا شعر ہے:

داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا

جب حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت مدینہ کے لیے پہنچیں تو وہاں کی ظالم حکومت سعودیہ نے آپ کو بغیر زیارت کے واپس بھیج دیا، ہجر ق فراق سے ٹوٹا ہوا دل لے کر جب ہند لوٹے، دل بے قرار تھا، آنکھیں اشک بار تھیں، ایک محبوب کو اس کے محب کے پاس جانے نہیں دیا گیا، ایسے اضطراب کی کیفیت میں آپ نے یہ نعت لکھی:

داغِ فرقتِ طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا

دم مرا نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں مل جاتا

میرے دل سے ڈھل جاتا داغِ فرقت طیبہ
طیبہ میں فنا ہوکر طیبہ ہی میں مل جاتا

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

خلد زارِ طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا
پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا

دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی
اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

فرقت مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے
کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا

دل مرا بچھا ہوتا ان کی رہ گزاروں میں
ان کے نقشِ پا سے یوں مل کے مستقل جاتا

دل پہ وہ قدم رکھتے نقش پا یہ دل بنتا
یا تو خاک پا بن کر پا سے متصل جاتا

وہ خرام فرماتے میرے دیدہ و دل پر

دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دل جاتا

چشم تر وہاں بہتی دل کا مدعا کہتی
آہ با ادب رہتی مونھ میرا سل جاتا

در پہ دل جھکا ہوتا اذن پاکے پھر بڑھتا
ہر گناہ یاد آتا دل خجِل خجِل جاتا

میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا
داغِ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا

ان کے در پہ اخترؔ کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائل درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

مدینے میں مرنے کی خواہش

دنیا کا کوئی ایسا شہر نہیں جہاں مرنے کی اس قدر فضیلت بیان کی گئی ہو، جہاں مرنے کو جی چاہتا ہو، مگر مدینہ وہ شہر ہے جہاں مرنے کے لیے عشاق تڑپتے ہیں، دنیا کے قبرستان میں جانے سے دل گھبراتا ہے مگر جنت البقیع میں کوئی وحشت نہیں ہوتی کیوں کہ یہ عین حضور ﷺ کے قدمین شریفین میں واقع ہے،

مدینہ منورہ میں مرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے نبی اکرم نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت بِها ؛ فإني أشفع لمن مات بِها. ترجمہ: تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے کہ میں مدینہ منورہ مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔

(المصنف، ج:٦، ص:٤٠٥، الحدیث:٣٢٤٢١)

علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث پاک میں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے جو مدینہ منورہ میں رہتے ہیں کہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ کیوں کہ شفاعت مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صرف مسلمانوں کو حاصل ہو گی۔ یہ بہت بڑی خصوصیت ہے، ہر وہ شخص جو مدینہ منورہ میں مرے اس کو یہ خوشخبری حاصل ہو گی۔

علامہ ابن امیر الحاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مدینہ منورہ کو خاص طور پر ذکر کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، ج:٢، ص١٧٣)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت شارح مشکوٰۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینہ پاک

میں مرنے کی ہو وہ کوشش بھی وہاں ہی مرنے کی کرے کہ خدا نصیب کرے تو وہاں ہی قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں اور بلا ضرورت مدینہ پاک سے باہر نہ جائے کہ موت و دفن وہاں کا ہی نصیب ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے کہ مولیٰ مجھے اپنے محبوب کے شہر میں شہادت کی موت دے، آپ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ سبحان اللہ! فجر کی نماز مسجد نبوی محراب النبی، مصلیٰ نبی اور وہاں شہادت۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس چالیس سال سے مدینہ منورہ میں ہیں، حدود مدینہ بلکہ شہر مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے اسی خطرہ سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرت امام مالک کا بھی یہ ہی دستور رہا، یہاں شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گنہگاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے بہت درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضور انور ﷺ اپنی ساری ہی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ خیال رہے کہ مدینہ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر، بعض صحابہ بعدِ موت مدینہ میں لاکر دفن کیے گئے۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص مدینہ پاک میں مرے، دفن ہونے کی کوشش کرے وہ ان شاء اللہ ایمان پر مرے گا کیوں کہ اس کے لیے شفاعت خاص کا وعدہ ہے اور شفاعت صرف مؤمن کی ہو سکتی ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ج:۴، حدیث نمبر۲۷۵۰)

مذکورہ حدیث اور اس کی شرح کے بعد حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو دیکھیں! فرماتے ہیں:

موت لے کہ آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی سے مل جاتا

یوں تو جیتا ہوں حکم خدا سے مگر میرے دل کی ہے ان کو یقیناً خبر
حاصل زندگی ہوگا وہ دن مرا ان کے قدموں پہ جب دم نکل جائیگا

ان دونوں اشعار کو دیکھیں کہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلی خواہش اور تمنا تھی کہ کاش مجھے شہر مصطفی مدینہ منورہ میں موت نصیب ہو اور وہاں مرنے کی فضیلت کا مستحق بنوں۔

ملفوظات حضور تاج الشریعہ

- چاچی اور ممانی نامحرم ہیں تو ان سے پردہ ہے۔
- "Ahmad"(اے، ایچ، ایم اے، ڈی) یہ صحیح تلفظ ہے اور تلفظ کے مطابق یہ اس کی صحیح اسپیلنگ ہے اور محمد میں "Muhammad"(ایم، یو، ایچ، اے، ایم، ایم، اے، ڈی) تلفظ کے بالکل مطابق ہے اور سرکار علیہ السلام کا نام "Mohammad" موحد نہیں بلکہ "Muhammad" ہے۔ اور Moh میں

تلفظ موحد ہو جاتا ہے، لہذا مناسب یہی ہے کہ "Muh" لکھے۔

- (بالوں میں) کالے (رنگ) کی اجازت نہیں ہے اور براؤن اور ڈارک براؤن کہ یہ بالکل کالا نہ ہو، بلکہ اس میں کتھئی رنگ کی جھلک ہو اصل میں وہ کتھئی ہو اور تھوڑی سی سیاہی کی جھلک آجائے تو اس میں حرج نہیں ہے، لیکن خالص کالا خضاب مردوں کو جائز نہیں۔
- اگر اپنے ملک میں روزی کمانے کا ذریعہ ہو تو فیملی چھوڑ کر دوسرے ملک روزی کمانے کے لیے جانا بظاہر جائز نہیں معلوم ہوتا ہے۔
- میں اور اگر اپنے ملک میں اتنا کماتا ہے کہ جس سے اس کا خرچ نہیں چلتا ہے اور باہر جانے میں بہتر طور پر کما کر اہل خانہ کی کفالت کر سکتا ہے اور ساتھ ہی کوئی اندیشہ نہیں تو اس صورت میں کوئی حرج نہیں۔
- غیر مسلم کو سلام کرنا جائز نہیں ہے۔
- درود کے لیے اختصار کرنا جائز نہیں ہے بلکہ پورا درود لکھنا چاہیے اور ترحم یعنی "رحمۃ اللہ تعالی علیہ" کے لیے "رح" لکھنا اور ترضی یعنی "رضی اللہ تعالی عنہ" کے لیے "رض" لکھنا اور درود کی جگہ پر "صلعم" وغیرہ لکھنا ناجائز ہے۔
- دیوبندیوں کو استاذ بنانا حرام ہے۔

- عورت کو ایسے چست کپڑے جس سے بدن کی ساخت ظاہر ہو، پہنا جائز نہیں ہے۔ ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہننا چاہیے۔
- بیوی کے لیے حکم یہ ہے کہ شوہر کا ایسا حکم جو صراحۃً خلاف شرع ہے اس کو نہ مانے "لَا طَاعَةَ لِعَبْدٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ کسی مخلوق کی اطاعت، خالق کی معصیت میں جائز نہیں ہے لہذا بیوی کو یہی حکم ہے کہ وہ شوہر کے خلاف شرع احکام میں اس کا کہنا نہ مانے اور حتی الامکان اس کو ٹالے اب اگر وہ مجبور کرتا ہے اور زیادتی کرتا ہے تو گناہ شوہر پر ہو گا اور عورت حتی الامکان شریعت پر عمل کرتی ہے تو ملزمہ نہ ہو گی۔

(ماخوذ: تاج الشریعہ کی علمی مجالس)

کرامات تاج الشریعه

زمانۂ نبوّت سے آج تک اَہلِ حق کے درمیان کبھی بھی اِس مسئلے میں اِختِلاف نہیں ہوا، سبھی کا عقیدہ ہے کہ صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان اور اَولیاے عِظام رحمہمُ اللہ السَّلام کی کرامتیں حق ہیں۔ ہر زمانے میں اللہ والوں سے کَرامات کا ظُہور ہوتا رہا اور اِنْ شَآءَ اللہ قِیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ ختم نہیں ہو گا۔

کرامت کیا ہے؟ مشہور مُفَسِّر و حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصطلاحِ شریعت میں کرامت وہ عجیب و غریب چیز ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ حَق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے وہ ولی کی کرامت بھی بن سکتی ہے، سوا اُس معجزہ کے جو دلیلِ نبوت ہو جیسے وَحی اور آیاتِ قرآنیہ۔

(مرآۃ المناجیح، ج:۸، ص:۲۶۸)

امام امام عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ امام نَسَفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

وَكَرَامَاتُ الْأَوْلِيَاءِ حَقٌّ، فَتَظْهَرُ الْكَرَامَةُ عَلَىٰ طَرِيقِ نَقْضِ الْعَادَةِ لِلْوَلِيِّ، مِنْ قَطْعِ الْمَسَافَةِ الْبَعِيدَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيلَةِ، وَظُهُورِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ عِنْدَ الْحَاجَةِ، وَالْمَشْيِ عَلَىٰ الْمَاءِ وَالْهَوَاءِ. ترجمہ: اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں، پس ولی کی کرامت خلافِ عادت طریقے سے ظاہر ہوتی ہے مثلاً طویل سفر کو کم وقت میں طے کر لینا، ضرورت کے وقت کھانے پینے اور پہننے کی چیزوں کا ظاہر ہو جانا، پانی اور ہوا پر چلنا۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مختلف اوقات میں کئی کرامتوں کا ظہور ہوا جن کی تفصیل کے لیے کتاب کرامات تاج الشریعہ اور کتاب تاج الشریعہ کرامات کے آئینے میں دیکھا جاسکتا ہے سرِ دست یہاں چند کرامات لکھتے ہیں:

تاج الشریعہ بیک وقت دو جگہ

۲۰۱۳ء میں حضرت تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ صاحبزادہ مولانا مفتی عسجد رضا قادری مہتمم جامعۃ الرضا بریلی شریف ساؤتھ افریقہ کے علاوہ دارالسلام تنزانیہ کے، ہرارے، زمباوے اور ملاوی وغیرہ کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے تھے۔ واپسی پر ملاوی کا ایک واقعہ جو حضرت کی زندہ جاوید کرامت سے منسوب ہے، راقم سے بیان کیا۔ کہ جمعہ کا دن تھا محمد اسلم مرزا رضوی میرے پاس بے تانہ آئے اور بغل گیر ہوگئے اور کہنے لگے کہ آپ نے نماز کہاں پڑھی، میں نے بتایا کہ فلاں مسجد میں پڑھی، وہاں حضرت نے نماز جمعہ ادا کرائی، اسلم مرزا نے نماز جمعہ کسی دوسری مسجد میں پڑھی تھی یہاں عین نماز جمعہ حضرت تاج الشریعہ کی زیارت اور مصافحہ اور دست بوسی بھی کی تھی، اسلم مرزا صاحب کا اپنی مسجد میں زیارت کرنا اور حضرت کا کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھانا واقعی کسی عظیم کرامت سے کم نہیں۔ اس مجلس میں کسی

نے کہا: حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بیک وقت ۷۰ جگہ جلوہ نمائی کرسکتے ہیں، تو ان کے جانشین اور خلیفہ بیک وقت دو جگہ کیوں نہیں ہوسکتے۔ اسلم مرزا صاحب حضرت کی یہ کرامت دیکھ کر فوراً گھر گئے اور اپنے بیوی بچوں کو لاکر حضرت کے دست حق پرست پر بیعت کرادیا۔ اور انہوں نے یہ اپنا چشم دید واقعہ تمام لوگوں سے بیان کرکے حیرت میں ڈال دیا وہ کہتے ہیں کہ اس دن سے میری عقیدت و محبت میں ہزار درجہ اضافہ ہوگیا۔

(کرامات تاج الشریعہ ص:۹۵،۹۶)

حضور تاج الشریعہ کی دعا سے بارش

۲۲ جون ۲۰۰۸ محترم جناب قاری عبدالجلیل صاحب شعبہ قراءت مدرسہ فیض العلوم جمشید پور نے فقیر (محمد شہاب الدین رضوی) سے فرمایا کہ پانچ سال قبل حضرت اختر رضا ازہری رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم حنیفہ ضیاء القرآن لکھنؤ کی دستاربندی کی ایک کانفرنس میں خطاب کے لیے مدعو تھے ان دنوں وہاں بارش نہیں ہورہی تھی سخت قحط سالی کے ایام گزر رہے تھے، لوگوں نے حضرت سے عرض کی کہ حضرت بارش کے لیے دعا

فرمادیں۔ حضرت نے نمازِ استسقا پڑھائی اور دعائیں کیں، ابھی دعا کر ہی رہے تھے کہ وہاں موسلا دھار بارش ہونے لگی اور.... سارے لوگ بھیگ گئے۔

(کراماتِ تاج الشریعہ ص:۱۳۶)

وفات پُرملال

علم و ادب کا یہ روشن و تابناک آفتاب ٦ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۰ جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک مغرب کے وقت غروب ہو گیا۔ اور بروز اتوار بریلی شریف میں نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں لاکھوں لاکھ عاشقان تاج الشریعہ نے شرکت کی اور پھر آپ کو سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے قریب گلی میں موجود آپ کے مکان میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔

الحمد للہ راقم کی خوش قسمتی کہ حضرت کے جنازے میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی تھی، اس امید پر کہ اللہ پاک بندے پر بعدِ وفات سب سے پہلا انعام یہ فرماتا ہے کہ جنازہ پڑھنے والوں کو بخش دیا جاتا ہے، حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ تو اللہ پاک کے ولی اور مقرب بندے تھے ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے صدقے ہمیں بھی مذکورہ فضیلت حاصل ہو گی۔

انتقال پر امیر اہلسنت کی جانب سے تعزیت

امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضور تاجُ الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر ملنے پر ان کے بھائی حضرت مولانا منّان رضا خان المعروف منّانی میاں، آل اولاد، تمام مریدین اور معتقدین سے تعزیت کی نیز ۲۱ جولائی ۲۰۱۸ء کو دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ میں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں قراٰن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔

اللہ پاک کی حضور تاج الشریعہ پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مولف کی دیگر مطبوعات
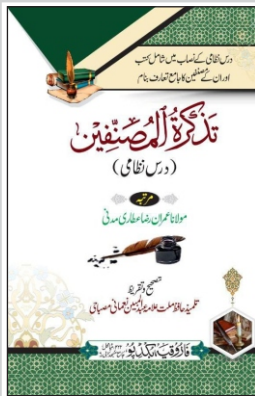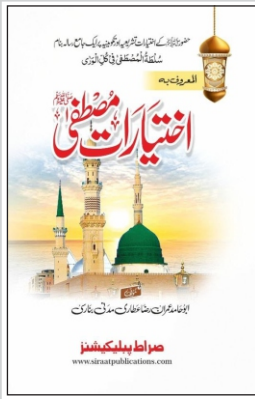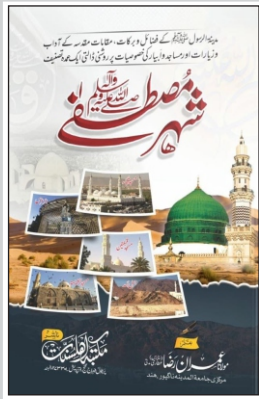
Maktaba Hamidiya, Banaras

Mob. 7860406883